

نہ کرے۔

۳۔ شرح : ہم باغ کی سیر کے بھوکے نہیں، لیکن بہار کی ہوا ہے جس کی خوشگوار سی میں کلام کی گنجائش نہیں، پھر کیوں نہ کھائیں؟

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے  
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے  
ڈرے کیوں میرا قاتل؟ کیا رہے گا اس کی گردن پر؟  
وہ خوں جو چشم تر سے عمر بھر یوں دمبدم نکلے  
نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن  
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے  
بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا  
اگر اس طرہ پر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے  
مگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے  
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے  
ہوئی اس دور میں منسوب مجھ سے بادہ آشامی  
پھر آیا وہ زمانہ، جو جہاں میں جامِ جم نکلے

۱۔ شرح

خواہجہ حاجی

فرماتے ہیں:

”خواہش پر

دم نکلنا مطلب

ہے اس کے

پورا ہونے

کے لیے جلدی

کرنا، چنانچہ

کہتے ہیں، کیوں

دم نکلا جاتا ہے

یا کیوں مرے

جاتے ہو، یعنی

جلدی کرتے ہو؟

پہلے مصرع میں

بہ مقتضائے مقام

یہ الفاظ کہ